10۔ لڑی میں پروئے ہوئے سفر

رضا علی عابدی (۱۹۳۵ء)

رضا علی عابدی روڑکی ۳۰/ نومبر ۱۹۳۵ء کو بھارت کے علاقے اتر کھنڈ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کی اور پاکستان آئے۔ شہر کراچی کو اپنا مسکن بنایا۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں روزنامہ "حریت" کے ساتھ منسلک ہو کر اپنی صحافیانہ زندگی کا باضابطہ باقاعدہ آغاز کیا۔ کل تیس کتابیں تصنیف کیں جن میں نصف کے قریب تصانیف کے مخاطب بچے ہیں۔ ۶/ نومبر ۲۰۱۳ء کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے انھیں پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری بھی عطا کی۔ بعد میں انگلستان کے عالمی نشریاتی ادارے بی بی سی کے ساتھ وابستہ ہو کر لندن چلے گئے اور ۱۹۷۲ء سے ۲۰۰۸ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے ریڈیائی دستاویزی پروگراموں کی وجہ سے انھوں نے خاصی شہرت پائی اور انھی دستاویزی پروگراموں کو بعد میں کتابی شکل دے کر شائع کروا دیا۔ آپ کو اردو، ہندی، عربی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔

تصانیف: جرنیلی سڑک، شیر دریا، جہازی بھائی، ریل کہانی، پہلا سفر، کتب خانہ، اردو کا حال، اپنی آواز وغیرہ ہیں۔

الفاظ/ معانی

اخرالذّکر	جس کا ذکر آخر میں ہو	آنکھیں موندنا	آنکھیں بند کر لینا
اوّل الذّکر	جس کا ذکر پہلے ہو	پایۂ تخت	دارالحکومت
پیش رو	آگے آگے چلنے والا	دریا دریا چلنا	دریا کے ساتھ ساتھ چلنا
تنومند	صحت مند	جھرنا	ٹپکتے پانی کا چشمہ
چشم دید گواہ	آنکھوں دیکھا گواہ	چہکار	پرندوں کی آوازیں
روندنا	پاؤں تلے کچلنا	شعور	عقل، سمجھ بوجھ
عبرت	نصیحت، سبق	قند	میٹھی چیز، چینی، شکر
قواعد	قاعدہ کی جمع، گرامر	گیان دھیان	خُدا کو پہچاننا
محرم راز	راز جاننے والا	مصاحب	ہم نشین، ساتھی
شعور	سمجھ	عینی شاہد	چشم دید گواہ
ہم راہ	ساتھی	ٹٹولنا	تلاش کرنا
دل کش	حسین، خوب صورت	مؤرخ	تاریخ لکھنے والا
شاہراہ	بڑی سڑک	تمازت	سورج کی گرمی
شاہانہ انداز	بادشاہوں جیسا طریقہ	بے ساختہ	فوراً

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

عظیم الشان	بڑی شان والا	مستعدی	آمادہ، تیار رہنا
شوق	ذوق		

خلاصہ:

عجیب سڑک ہے وہ جرنیلی سڑک بھی اس پر چلیں تو شعور کی آنکھیں کھلی رکھیں۔ آپ چلتے جائیں اور ایک نہایت آباد سرزمین کی معاشرت، معیشت اور تاریخ آپ کے ہم راہ چلتی ہے۔ کہیں حیرت تو کہیں عبرت، لڑی میں سارے منظر پروئے جاتے ہیں۔ پشاور کے بالا حصار کے نیچے پتھر پر بڑے حرفوں میں شاہراہ پاکستان اور کسی وزیر کا نام لکھا تھا۔ وادی پشاور بہت سرسبز نظر آرہی تھی۔ سڑک پر ریلوے لائن، بجلی کی تاریں اور بستیاں آتی اور گزر جاتی تھیں۔

راستے میں دریائے کابل آ گیا یہ نوشہرہ کی پہچان ہے۔ کبھی دریا کے دائیں کنارے پر نوشہرہ خورد اور بائیں کنارے پر نوشہرہ کلاں، یہ دو گاؤں تھے۔ ایک سرائے بھی تھی جس میں جہانگیر ٹھہرا تھا۔ ایک قلعہ بھی تھا مگر تمام سرائیں اور قلعے گزرتے قافلوں کی گرد میں مل کر خود بھی گرد ہو جایا کرتے تھے۔ ہم دریا کے کنارے چل رہے تھے کچھ اور آگے ایک گاؤں "ہنڈ" آتا ہے۔ یہاں محمود غزنوی نے پنجاب کے راجا جے پال کو شکست دی تھی۔ اب یہ شہر گم نام ہو چکا ہے۔ اس کے بعد دریائے سندھ آتا ہے۔ جس کے کنارے پر قلعہ اٹک تھا۔ اٹک کا نام اکبر بادشاہ نے رکھا تھا۔ اس کے بعد قلعہ رہتاس جو اپنی آب و تاب سے ابھی تک کھڑا ہے۔ پنجاب میں داخلے کے لیے بہت سے چیک پوائنٹس ہیں۔ راستے میں حسن ابدال کا پڑاؤ تھا، نہایت بارونق اور عبرت ناک۔ یہاں مسجدیں، پرانی عمارتیں اور سکھوں کا مشہور گوردوارہ پنجہ صاحب اور بابا ولی قندہاری کا چلہ اور قلعہ اٹک کے معمار کا مقبرہ بھی تھا۔

حسن ابدال سے آگے واہ چھاؤنی ہے اور واہ سے آگے سرائے کالا ہے۔ سرائے کالا جاتی روڈ پر چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں کالے پتھر کی کونڈیاں فروخت ہوتی ہیں ان کے باہر کے کناروں پر بیل بوٹے کھود کران میں رنگ بھر دیا جاتا ہے اور پھر اوپر تلے چن کر ان ہانڈیوں کے مینار سے کھڑے کر دیے جاتے ہیں۔ یہی سرائے کالا کی پہچان ہے۔ سرائے کالا سے چند میٹر دور ٹیکسلا کے کھنڈرات ہیں۔ سرائے کالا سے چار میل آگے مارگلہ کی پہاڑیوں کے درمیان ایک کٹاؤ ہے۔ یہ کٹاؤ انگریزوں کی مرہون منت ہے۔ انگریزوں نے روڈ کی تعمیر کے لیے ایک گہرا کٹاؤ کیا جس سے آنا جانا آسان ہو گیا بلندی پر سڑک موجود ہے۔ وہاں نکلسن کی لاٹ دور سے نظر آنے لگتی ہے۔

میں مری روڈ پر کمپنی باغ کے سامنے ڈاکٹر اجمل کی گلی میں پہنچا۔ یہ گلی میں نے چوتھائی صدی پہلے بھی دیکھی تھی۔ وہی ٹین کی چادروں کا بڑا سا گیٹ، وہی اینٹوں کے فرش والا دالان اور اس کے اردگرد مطب کے وہی کمرے مگر اب پورے شہر کی طرح یہ گلی بھی بدل گئی تھی۔ اگر کوئی نہیں بدلا تھا تو وہ گلی میں کھیلنے والے چھوٹے چھوٹے بچے جو تمام عالم سے بے خبر، تمام زمانے سے بے نیاز آج بھی ہاتھوں میں ہاتھ دیے اپنے کھیل میں مگن تھے۔

اقتباس:

09810001

سامنے دریائے سندھ شاہانہ انداز میں بہا چلا جا رہا تھا جس کے دوسرے کنارے پر عظیم الشان قلعہ اٹک تھا، اکبرِ اعظم کا اٹک بنارس، چار صدیوں کا عینی شاہد، کتنے ہی زمانوں کا چشم دید گواہ۔ اٹک کے قلعے میں اب فوج رہتی ہے اس لیے عام لوگوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ بہت سوچتا ہوں کہ اندر سے یہ قلعہ کیسا ہوگا۔ یہ بات خدا کے بعد شاید فوجیوں اور سیاسی قیدیوں کو معلوم ہوگی اوّل الذکر سے دعا کرتا ہوں کہ قلعے کو اندر سے دیکھوں مگر آخر الذکر کا حال سنتا ہوں تو اپنی دعا واپس لے لیتا ہوں۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: لڑی میں پروئے ہوئے منظر

مصنف کا نام: رضا علی عابدی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عینی شاہد	جائے وقوعہ پر موجود گواہ	چشم دید گواہ	آنکھوں دیکھا گواہ
اوّل الذکر	جس کا ذکر پہلے ہو	آخر الذّکر	جس کا ذکر بعد میں ہو

تشریح:

دریائے سندھ جو کہ بے حد خوبصورت ہے اس کی لہروں کی آوازوں میں بے حد سکون ہے اس کے بالکل سامنے ایک عظیم الشان قلعہ اٹک ہے۔ یہ قلعہ اٹک اتنا خوبصورت ہے کہ جب بھی میں ادھر سے گزرتا ہوں تو میرے دل میں ایک ہی ارمان جاگتا ہے کہ کاش میں اس قلعے کی خوبصورتی کو اندر سے ہی دیکھ لوں اور پھر میں سوچتا ہوں کہ کیا یہ قلعہ صرف باہر سے خوبصورت ہے یا اندر سے بھی خوبصورت ہے۔ یہ قلعہ اتنا پرانا ہے کہ اس کی تاریخ چار صدیوں پر محیط ہے۔ کہتے ہیں کہ اٹک کا نام اکبر نے رکھا تھا۔ یہ کتنے ہی واقعات کا چشم دید گواہ بھی ہے۔ اس قلعے نے بہت سی جنگیں بھی دیکھی ہیں لیکن پھر بھی اس کی خوبصورتی میں بالکل بھی فرق نہیں آیا۔ یہ قلعہ ہر گزرنے والے کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتا ہے۔ کبھی کبھی میں یہ سوچتا ہوں کہ قلعے کے اندر کیا ہوگا۔ کیا یہ اتنا ہی خوبصورت اندر سے بھی ہوگا جتنا کہ میں نے اندازہ لگایا ہے۔

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

آیا ہے تو جہاں میں مثالِ شرار دیکھ
دم دے نہ جائے ہستیٔ ناپائیدار دیکھ

اس میں اب صرف فوج ہی رہتی ہے۔ اس لیے عام لوگ ادھر نہیں جا سکتے۔ مجھے لگتا ہے کہ میری یہ خواہش صرف خواہش ہی رہ جائے گی۔ اس قلعے کا اندرونی منظر اللہ کے سوا فوجیوں اور قیدیوں کو ہی معلوم ہے۔ میں فوجی تو نہیں بن سکتا ہوں اور قیدی بن کر ادھر نہیں جانا چاہتا۔ میں صرف اور صرف اللہ سے دعا ہی کر سکتا ہوں کہ اللہ میری اس خواہش کو جلد از جلد پورا کرے تاکہ میں سکون سے مر سکوں لیکن جب میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو کہ قلعہ کو دیکھ کر آتے ہیں یعنی وہ لوگ جو قیدی ہوتے ہیں وہ لوگ جس حالت میں واپس آتے ہیں وہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا پھر میں یہی خواہش کرتا ہوں کہ میں اس قلعے کو اندر سے نہ ہی دیکھوں۔

اقتباس:

09810002

راستے میں حسن ابدال کا پڑاؤ تھا۔ کبھی یہ شہر اتنا دل کش رہا ہوگا کہ مغل مؤرخ لکھتے ہیں کہ لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ پر یہ حسین ترین منزل ہے۔ مگر آج کے حسن ابدال میں جھرنوں کے شور اور چڑیوں کی چہکار سے زیادہ جو چیز گونجتی ہے وہ سڑک کی دونوں طرف ہوٹلوں کے لاؤڈ اسپیکر ہیں جن پر دن رات فلمی گانے بجا کرتے ہیں۔ ہوٹلوں کے مالکوں کا خیال ہے کہ جس کے لاؤڈ اسپیکر کی آواز زیادہ اونچی ہوگی اس کے ہاں گاہک بھی زیادہ آئیں گے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: لڑی میں پروئے ہوئے منظر

مصنف کا نام: رضا علی عابدی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دل کش	حسین، خوب صورت	مؤرخ	تاریخ دان، تاریخ لکھنے والا
شاہراہ	سڑک	چڑیوں کی چہکار	پرندوں کی آوازیں

تشریح:

قلعہ کے راستے میں حسن ابدال ہے یہ شہر اپنی خوبصورتی اور تاریخ کے لیے مشہور ہے۔ مغل مورخین نے لکھا ہے کہ حسن ابدال لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ کے قریب واقع ہے۔ حسن ابدال بہت دلکش منظر رکھنے والا شہر ہے۔ یہ شہر سیاحت کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔ مغل دور حکومت میں اس کو بہت شہرت حاصل تھی۔ جیسا کہ دنیا کا اصول ہے ہر شے پر زوال آتا ہے اور اگر ہم کسی شے اور جگہ کی قدر نہیں کرتے تو وہ بالکل بے کار ہو جاتی ہے اور کارآمد نہیں رہتی۔ مغلیہ دورِ حکومت کے بعد حسن ابدال کو بالکل بھی اہمیت نہیں دی گئی جس کی وجہ سے اس کے حالات بدتر سے بدتر ہوتے گئے۔ آج کے حسن ابدال کا یہ حال ہے کہ اس کے دونوں طرف ہوٹل ہی ہوٹل ہیں جن میں دن رات گانے لگے رہتے ہیں۔ ہوٹلوں کے مالکان جموں کے رہنے والے ہیں جو کہ اپنے ہوٹلوں کو مشہور کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے جس دکان دار کی آواز زیادہ اونچی ہوگی اس کے ہاں گاہک زیادہ آئیں گے۔ اگر گاہک زیادہ آئیں گے تو ان کے ہوٹلوں کی نمائش زیادہ ہوگی اور کاروبار میں بھی اضافہ ہوگا لیکن اگر دیکھا جائے تو قدیم عمارتیں بھی بے حد خوبصورت ہوتی ہیں۔

بقول لیاقت علی عاصم:

تم کو اے آنکھ کہاں رکھتا میں کنج خواب میں
حسن تھا اور حسن تنہا دیکھنے کی چیز تھی

اب جو بھی حسن ابدال کو دیکھنے آتا ہے ان کو بے حد اونچی آوازیں سننے کو ملتی ہیں جس کی وجہ سے وہ لوگ حسن ابدال کی خوبصورتی سے مستفید نہیں ہو پاتے اور ادھر صفائی کا بھی خاص خیال نہیں رکھا جاتا جس کی وجہ سے لوگ اس شہر سے لطف اندوز نہیں ہو پاتے۔

اقتباس: 09810003

بعد میں جب انگریزوں نے گرینڈ ٹرنک روڈ کی تعمیر شروع کی تو انجینئروں نے اس کٹاؤ سے ہٹ کر پہاڑی میں گہرا درّہ کاٹ دیا۔ اس سے آنا جانا آسان ہو گیا۔ البتہ بلندی پر اس سڑک کے آثار ابھی موجود ہیں جو غالباً اکبر نے بنائی تھی تاکہ کابل پر حملے کے لیے یہاں بھاری توپیں آسانی سے چڑھائی جا سکیں۔ اس درّے کے اوپر پہاڑی کی چوٹی پر نکلسن کی لاٹ میلوں دور سے نظر آنے لگتی ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: لڑی میں پروئے ہوئے منظر

مصنف کا نام: رضا علی عابدی

مشکل الفاظ کے معنی

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
پہاڑی علاقوں میں آمد و رفت کا قدرتی راستہ	درّہ	کٹنے کا عمل	کٹاؤ
پتھر یا لوہے کا اونچا ستون	لاٹ	علامت، نشان	آثار

تشریح:

برصغیر پاک و ہند پر پہلے مغلیہ حکومت تھی۔ مغلیہ دورِ حکومت بہت اچھا تھا اور بادشاہ سلامت بھی بہت بہادر ہوتے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ مغل حکمران کمزور پڑتے گئے۔ وہ لوگ اپنی عیاشیوں میں لگ گئے۔ اسی دوران انگریزوں نے اپنی سرگرمیاں یہاں تیز کر دیں یہ لوگ پوری رات مشاعرے سنتے تھے اور صبح کو سوتے تھے۔ برصغیر میں پاؤں جمانے کے لیے انگریزوں کو مراعات کی ضرورت تھی مغل حکمرانوں نے انہیں بھر بھر کے مراعات دیں جب جنگ کے بعد انگریز قابض ہوئے تو انھوں نے برصغیر میں بہت تبدیلیاں کیں۔

بقول بشیر بدر:

مخالفت سے مری شخصیت سنورتی ہے
میں دشمنوں کا بڑا احترام کرتا ہوں

انگریزوں نے گرینڈ ٹرنک روڈ کی تعمیر شروع کی تو انجینئروں نے مارگلہ کی پہاڑی کے لٹ سے ہٹ کر ایک اور درہ بنا دیا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو بے حد فائدہ ملا بلندی پر اس سڑک کے آثار ابھی بھی موجود تھے جو کہ اکبر نے بنایا تھا۔ پہلے دور میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں تو ملک یا علاقہ کو ایسا بنایا جاتا تھا کہ جب جنگ ہو تو دشمن سے محفوظ رہنے کا بھی خیال رکھا جائے۔ بلندی پر اس سڑک کے آثار ابھی بھی موجود ہیں جو بادشاہ اکبر کے زمانے میں بنائی گئی تھی تا کہ کابل پر حملے کے لیے بھاری اسلحہ کو منتقل کیا جا سکے۔

بقول اعظمی:

میرے دشمن نہ مجھ کو بھول سکے
ورنہ رکھتا ہے کون کس کو یاد

مغلیہ دور حکومت میں بہت سی جنگیں ہوئی ہیں اور کافی میں مغلیہ حکمرانوں کو کامیابی ملی ہے۔ مغلیہ دور حکومت میں جب بھی کسی سڑک کی تعمیر ہوتی تھی تو جنگی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تعمیر کروائی جاتی تھی اور چوں کہ وہ لوگ شاہی ہوتے تھے اس لیے وہ لوگ پیسوں کی فکر نہیں کرتے تھے اور سڑکیں بالکل صحیح اور معیاری تعمیر کرواتے تھے۔ اس لیے اکبر کے دور کی سڑک ابھی تک موجود ہے اور درست حالت میں ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

مشق

۱۔ متن کے مطابق ذیل میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

09810004 (i) مصنف کو بالا حصار سے نیچے آنے کے بعد ایک پتھر پر لکھا نظر آیا:

(الف) شاہراہِ ریشم ✓(ب) شاہراہِ پاکستان (ج) شاہراہِ قدیم (د) شاہراہِ جرنیل

09810005 (ii) وادیِ پشاور نظر آ رہی تھی:

(الف) ریگ زار (ب) مرغزار (ج) ویران ✓(د) سرسبز

09810006 (iii) مورخوں نے ہندوستان کا دروازہ کہا تھا:

(الف) لنڈی کوتل کو (ب) پشاور کو ✓(ج) ہنڈ کو (د) نوشہرہ کو

09810007 (iv) اٹک کا نام رکھا تھا:

(الف) محمود غزنوی نے (ب) شہاب الدّین غوری نے ✓(ج) اکبرِ اعظم (د) شیر شاہ سوری نے

09810008 (v) سکھوں کا مشہور گوردوارہ واقع ہے:

(الف) نوشہرہ میں (ب) اٹک میں ✓(ج) حسن ابدال میں (د) واہ میں

09810009 (iv) نوشہرہ کے قریب آجانے کی پہچان تھی:

(الف) دریائے سندھ ✓(ب) دریائے کابل (ج) دریائے ہرو (د) دریائے سَون

۲۔ سبق ''لڑی میں پروئے ہوئے منظر'' کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

09810010 **(الف) مصنف کو (دُور سے) وادی پشاور کیسی نظر آ رہی تھی؟**

جواب: مصنف کو دور سے وادی پشاور ہری بھری نظر آ رہی تھی۔

09810011 **(ب) محمود غزنوی نے راجا جے پال کو کس جگہ شکست دی تھی؟**

جواب: محمود غزنوی نے راجا جے پال کو ہنڈ جو گندھارا کا پایہ تخت بھی رہا ہے وہاں شکست دی۔

09810012 **(ج) اٹک کا قلعہ کس دریا کے کنارے بنایا گیا تھا؟**

جواب: اٹک کا قلعہ دریائے سندھ کے کنارے بنایا گیا تھا۔

09810013 **(د) وہ کون سا بادشاہ تھا جسے جگہوں کے نام رکھنے کا بڑا شوق تھا؟**

جواب: اکبر بادشاہ کو شہروں کے نام رکھنے کا بہت شوق تھا۔

09810014 **(ہ) مؤرخین کے نزدیک لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ پر حسین ترین منزل کون سی ہے؟**

جواب: مؤرخین کے نزدیک لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ پر حسن ابدال حسین ترین منزل تھی۔

۳۔ 09810015 **درج ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیں۔**

پتھر، حیرت، دل چسپ، شوق، آبادیاں، حدود

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

جواب:

الفاظ	مترادف
پتھر	سنگ
حیرت	تعجب
دل چسپ	پُرلطف
شوق	لگن
آبادیاں	شادابیاں
حدود	انتہا، قیود

9810016 ۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں۔

تمازت، گم نام، شاہانہ، اوّل الذّکر، قدیم، داخل

جواب:

الفاظ	متضاد
تمازت	ٹھنڈک
گم نام	نام ور
شاہانہ	عام عوامی، فقیرانہ
اوّل الذکر	مؤخرالذکر
قدیم	جدید
داخل	خارج

09810017 ۵۔ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ لکھیں۔

جواب: سرائے، وادی، دروازہ، شکست، زمین، دریا، بستیاں، قلعہ، گاؤں، سڑک

مؤنث: زمین، وادی، سڑک، بستیاں، شکست

مذکر: گاؤں، سرائے، قلعہ، دروازہ، دریا

09810018 ۶۔ متشابہ الفاظ میں جزو (الف) اور جزو (ب) کے الفاظ کے معنی لکھیں۔

جواب: جزو (الف)

متشابہ الفاظ	معنی	متشابہ الفاظ	معنی	متشابہ الفاظ	معنی	متشابہ الفاظ	معنی
دَر	دروازہ، بھاڑ، پیچ	دُر	بُرا، گھٹیا دوسرا معنی ہے موتی	مُلک	دیس، علاقہ	مَلَک	فرشتہ
عِلم	دانش، دانائی، ہنر	عَلم	جھنڈا	دَور	زمانہ، چکر	دُور	بعید، فاصلہ، پرے

www.taleemzone.com
TALEEM ZONE Educational Guide

دھن	مال، دولت، قسمت	دُھن	دھیان، خیال	بَین	رونا، نوحہ	بِین	منھ سے بچانے کا ایک ساز جسے سپیرے بجاتے ہیں
سحر	جادو، علم	سَحر	صبح، فجر	اِعراب	زبر، زیر، پیش کی علامت، حروف کی حرکات	اَعراب	بدو، عرب کے صحرا نشین

جزو (ب)

متشابہ الفاظ	معنی	متشابہ الفاظ	معنی	متشابہ الفاظ	معنی	متشابہ الفاظ	معنی
رازی	راز یا راز داری سے متعلق	راضی	خوش، رضامند	اثر	تاثیر، نتیجہ، فائدہ	عصر	نماز کا نام، زمانہ، عہد
اصل	بنیاد، مادہ، حقیقت	عسل	شہد	باز	ایک شکاری پرندہ، دوبارہ	بعض	چند، متعدد
چارہ	علاج، تدبیر، مدد	چارا	چوپایوں کی سبز خوراک، گھاس	زن	عورت	ظن	گمان
کسرت	ورزش	کثرت	زیادتی، ہجوم	نقطہ	مرکز	نکتہ	باریکی، باریک بات
لعل	سُرخ رنگ کا ہیرا	لال	سُرخ، گونگا، بہرا، بیٹا	مامور	مقرر، حکم دیا گیا	معمور	بھرا ہوا
حضر	ایک جگہ قیام، پڑاؤ	حذر	پرہیز، انکار	آر	لوہے کی نوکدار کیل	عار	شرم

۷۔ رموزِ اوقاف کی علامتوں: استفہامیہ یا سوالیہ، ندائیہ، فجائیہ، واوین، قوسین اور خط کی علامتوں کا استعمال کرتے ہوئے ہر علامت کی دو دو مثالیں مزید دیں۔

09810019

جواب:

استفہامیہ یا سوالیہ: ا۔ کیا آپ گھر جا رہے ہیں؟ ۲۔ میری کتاب کہاں ہے؟

ندائیہ: ا۔ خدایا! ہماری دُعا قبول فرما۔ ۲۔ او لڑکے! خوب محنت کرو۔

فجائیہ: ا۔ واہ واہ! ہم جیت گئے۔ ۲۔ آخ تھو! انگور کھٹے ہیں۔

واوین: ا۔ اُستاد صاحب نے کہا: ”ہمیشہ سچ بولنا چاہیے“ ۲۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا: ”کام، کام اور بس کام۔“

قوسین: ا۔ اکرم (جو ہمارا پڑوسی ہے) بیمار ہے۔ ۲۔ عابدہ (جو عالیہ کی بہن ہے) سکول گئی ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

خط: ا۔علی کا بھائی ______ احمد ______ ترلی چلا گیا ہے۔ ۲۔ پولیس نے ارشد کو ______ اگرچہ وہ بے گناہ ______ بھی گرفتار کر لیا۔

۸۔ درج ذیل پیراگراف توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔ 09810020

فورٹ منرو، پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازی خان میں واقع ایک حسین پہاڑی مقام ہے جو اپنی قدرتی خوب صورتی اور دل کش مناظر کے باعث سیاحوں کے لیے ایک پر کشش مقام ہے۔ سطح سمندر سے تقریباً ۶۴۷۰ فٹ بلند یہ مقام موسم گرما میں ٹھنڈی ہوائیں اور سرسبز پہاڑوں کا دل کش منظر پیش کرتا ہے۔ یہاں کے جنگلات، خوب صورت وادیاں اور چشمے دیکھنے والوں کو مسحور کر دیتے ہیں۔ فورٹ منرو کو تاریخی اہمیت بھی حاصل ہے، کیوں کہ یہ علاقہ ماضی میں برطانوی فوج کے لیے ایک دفاعی چوکی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ یہاں کی مخصوص ثقافت، روایتی طرز زندگی اور مقامی دست کاریوں کی دکانیں بھی سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ فورٹ منرو کا سفر نہ صرف فطرت سے محبت کرنے والوں کے لیے ایک خوش گوار تجربہ ہوتا ہے بلکہ وہ لوگ جو سکون اور فطرت کے قریب رہنا چاہتے ہیں، ان کے لیے بھی یہ ایک بہترین تفریحی مقام ہے۔

سوالات: (الف) فورٹ منرو کہاں واقع ہے اور اس کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: فورٹ منرو پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازی خان میں واقع ایک حسین پہاڑی مقام ہے۔

(ب) فورٹ منرو کا موسم کیسا ہے؟

جواب: فورٹ منرو کا موسم ۶۴۷۰ فٹ بلند ہونے کی وجہ سے موسم گرما میں ٹھنڈی ہوائیں اور سرسبز پہاڑوں کا منظر پیش کرتا ہے اور یہ علاقہ سرد ہے۔

(ج) فورٹ منرو کی تاریخی حیثیت کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: فورٹ منرو ماضی میں برطانوی فوج کی ایک دفاعی چوکی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔

(د) فورٹ منرو اپنی ثقافت اور دست کاریوں کے حوالے سے کیسی شہرت رکھتا ہے؟

جواب: فورٹ منرو اپنی دست کاریوں مخصوص ثقافت اور روایتی طرز زندگی کی وجہ سے خاصی شہرت رکھتا ہے۔

(ہ) اس عبارت کا مناسب عنوان تجویز کریں۔

جواب: فورٹ منرو

اضافی مختصر سوالات

س1۔ رضا علی عابدی کو کس کس زبان پر عبور حاصل تھا؟ 09810021

ج۔ رضا علی عابدی کو اردو، سندھی، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔

س2۔ رضا علی عابدی کتنی کتابیں تصنیف کر چکے ہیں؟ چند کے نام لکھیں۔ 09810022

ج۔ تادم تحریر رضا علی عابدی تیس سے زیادہ کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔ جن میں جرنیلی سڑک، شیر دریا، جہازی بھائی، ریل کہانی، پہلا سفر، کتب خانہ، اردو کا حال، اپنی آواز، کتابیں اپنے آبا کی اور جانے پہچانے شامل ہیں۔

س3۔ مصنف کی کتاب "جرنیلی سڑک" پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔ 09810023

ج۔ ایک طویل جرنیلی سڑک جسے "جی ٹی روڈ" بھی کہا جاتا ہے جو موجودہ بنگلہ دیش کو افغانستان سے ملاتا ہے۔ برِعظیم کے حکمران شیر شاہ سوری نے تعمیر کروائی۔ اس سڑک کی چھان بین کے لیے مصنف نے ایک ماہ مسلسل سفر کیا۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

س4۔ متشابہ الفاظ سے کون سے الفاظ مراد ہیں؟ 09810024

ج۔ متشابہ الفاظ سے مراد وہ الفاظ ہیں جو آواز یا شکل وصورت کے لحاظ سے تو ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن اعراب، املا یا معنی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ عموماً ان کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

س5۔ رموزِ اوقاف کا لفظی کیا مطلب ہے۔ 09810025

ج۔ رموز جمع ہے رمز کی اور اس سے مراد اشارہ یا علامت ہے۔ اوقاف جمع ہے وقف کی اور اس کا مطلب ہے ٹھہراؤ۔ جملوں یا عبارت میں ٹھہراؤ، توقف یا وقف پیدا کرنے کے لیے جو علامات استعمال ہوتی ہیں انھیں رموزِ اوقاف کہا جاتا ہے۔

س 6۔ مصنف کے مطابق شاہراہ پاکستان کہاں لکھا ہوا ہے؟ 09810026

ج۔ پشاور سے آگے بالا حصار کے نیچے ایک پتھر لگا ہے اس پر بڑے حرفوں میں ''شاہراہ پاکستان'' لکھا ہے۔

س7۔ واہ اور خیر آباد کے نام کیسے رکھے گئے؟ 09810027

ج۔ اٹک کے قریب کسی جگہ کا خوب صورت منظر دیکھ کر اکبر بادشاہ کے منہ سے بے ساختہ ''واہ'' نکلی تو اس مقام کا نام ''واہ'' رکھ دیا گیا۔ قافلہ ایک جگہ اٹک گیا اور پھر قافلہ خیر سے پار اتر گیا تو وہ مقام ''خیر آباد'' کہلایا۔

س8۔ مورخین نے ہندوستان کا دروازہ کسے اور کیوں کہا ہے؟ 09810028

ج۔ گاؤں ہنڈ کو مؤرخوں نے ہندوستان کا دروازہ کہا ہے کیوں کہ یہ کبھی گندھارا کا پایۂ تخت تھا۔ یہیں جے پال نے محمود سے شکست کھائی۔ سکندر نے سندھ پار کیا۔ چنگیز خان یہیں سے دریا کا پاٹ دیکھ کر واپس چلا گیا تھا۔

س9۔ مصنف کس پل سے دریا پار گیا اور کس پل کا محض ذکر کیا؟ 09810029

ج۔ مصنف نے نئے پل کے راستے دریا پار کیا سامنے انگریزوں کا لوہے کا بنا ہوا پل نظر آ رہا تھا۔ جس کی عمر ۱۰۲ سال تھی انگریز جاتے ہوئے بتا گئے تھے کہ جب ۱۰۰ سال گزر جائیں گے تو نیا پل بنانا۔

س10۔ سرائے کالا کی پہچان کیا ہے؟ 09810030

ج۔ واہ سے آگے جو سرائے کالا ہے یہاں کالے پتھر کی کونڈیاں فروخت ہوتی ہیں ان کے باہر کے کناروں پر بیل بوٹے کھود کر ان میں رنگ بھر دیا جاتا ہے اور پھر اوپر تلے چن کر ان ہانڈیوں کے مینار سے کھڑے کر دیے جاتے ہیں۔ جو سرائے کالا کی پہچان ہیں۔

س11۔ حسن ابدال سے آگے واہ چھاؤنی میں موجود باؤلی کی حالت اب کیسی ہے؟ 09810031

ج۔ حسن ابدال سے آگے واہ چھاؤنی میں مغلوں کے دور کی بہت بڑی باؤلی ابھی تک اچھی حالت میں موجود ہے۔ کسی زمانے میں لوگ اور اُن کے مویشی باؤلی کی سینکڑوں سیڑھیاں اتر کر سیراب ہوا کرتے تھے۔ اب لوگ یہ مشقت نہیں کرتے بلکہ پمپ سے پانی کھینچ لیتے ہیں۔

س12۔ ''شہر حسن ابدال'' کی خاصیت بیان کیجیے۔ 09810032

ج۔ شہر حسن ابدال کے دونوں طرف انگریزوں کے زمانے کے اونچے اونچے درخت، دور تک سبزہ، نالیوں میں بہتا ہوا چشمے کا شفاف پانی، ادھر اُدھر پرانی عمارتیں اور مسجدیں۔ ایک طرف سکھوں کا مشہور گوردوارہ پنجہ صاحب اور دوسری طرف بابا ولی قندھاری کی چلہ گاہ۔

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

09810033 س13۔ حسن ابدال میں چٹان پر پنجے کے نشان کی کیا روایات بتی ہیں؟

ج۔ حسن ابدال میں موجود ایک بڑی سی چٹان ہے جس کے بارے میں سکھوں کا عقیدہ ہے کہ اسے باباولی قندھاری نے پہاڑی کے اوپر سے لڑکا دیا تھا اور نیچے بابا گرونانک نے اسے اپنے ایک پنجے پر روک لیا تھا۔ یہ وہ نشان ہے جب کہ پرانی کتابوں میں لکھا ہے یہ نشان حسن ابدال والوں نے تراشا تھا۔

09810034 س14۔ ٹیکسلا کی ہندوستان میں کیا اہمیت تھی؟

ج۔ ٹیکسلا ہندوستان کے تاج میں ایسے نگینے کی طرح جڑا ہوا تھا جس سے پھوٹ کر گیان دھیان کی کرنیں ایک عالم کو منور کیا کرتی تھیں۔ وہ شہراب یہاں آنکھیں موندے سو رہا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ رضا علی عابدی پیدا ہوئے: 09810035

(A) ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء (B) ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء (C) ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء (B) ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

2۔ رضا علی عابدی ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے عرصے میں روز نامہ۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ساتھ منسلک تھے۔ 09810036

(الف) حریت (B) پھول (C) خواتین (B) آنگن

3۔ رضا علی عابدی نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں بی بی سی سے منسلک ہو کر عملی زندگی کا آغاز کیا۔ 09810037

(A) ۱۹۷۱ء (B) ۱۹۷۲ء (C) ۱۹۷۳ء (B) ۱۹۷۵ء

4۔ رضا علی عابدی ریڈیائی دستاویزی پروگراموں کی وجہ سے شہرت پانے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ریٹائر ہوئے 09810038

(A) ۱۹۹۵ء (B) ۱۹۹۷ء (C) ۱۹۹۶ء (B) ۱۹۹۸ء

5۔ رضا علی عابدی کو کئی زبانوں پر مہارت تھی آپ بڑے۔۔۔۔۔۔ نویس تھے: 09810039

(A) افسانہ (B) ناول (C) ڈراما (B) بسیار

6۔ جرنیلی سڑک کو۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی کہا جاتا ہے: 09810040

(A) مال گودام روڈ (B) قصور روڈ (C) جی ٹی روڈ (B) ایم ایم عالم روڈ

7۔ شیر شاہ سوری نے یہ اپنے دورِ اقتدار میں جی ٹی روڈ تعمیر کرایا تھا: 09810041

(A) ۱۵۴۵ء۔۱۴۷۲ء (B) ۱۵۴۳ء۔۱۴۷۳ء (C) ۱۵۴۰ء۔۱۴۷۰ء (B) ۱۵۵۵ء۔۱۴۷۵ء

8۔ مصنف کی یہ تحریر جرنیلی سڑک طنز و مزاح، اُداسیوں اور خوشیوں کے مختلف رنگوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے: 09810042

(A) سجی (B) مزین (C) آراستہ (B) منور

۔ دریا کے کنارے دو گاؤں تھے۔ دائیں کنارے نوشہرہ خورد اور بائیں کنارے نوشہرہ۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا: 09810043

(A) ورکاں (B) کلاں (C) خورد (B) نو...

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

10۔ اٹک کا نام بادشاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے رکھا تھا اسے نام رکھنے کا بڑا شوق تھا: 09810044

(A) اکبر (B) ہمایوں (C) جہانگیر (B) فیض

11۔ بادشاہ اکبر یہاں کشتیاں چلانے اور دریا پار کرانے کے لیے بنارس میں سے ملاح لایا اور اس شہر اٹک کو۔۔۔۔کا نام دے دیا گیا: 09810045

(A) ہنڈ (B) قصبہ ملاح (C) بنارس (B) اٹک بنارس

12۔ ملاحوں کی گزر بسر کے لیے جاگیر اور رہنے کے لیے محلّہ دیا گیا جو۔۔۔۔کہلایا: 09810046

(A) ملاحوں کا ٹیلہ (B) ملاحی ٹولہ (C) اٹک بنارس (B) بنارس

13۔ مغل مورخ لکھتے ہیں کہ لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ پر حسن ابدال ایک۔۔۔۔۔۔منزل ہے: 09810047

(A) اہم (B) لمبی چوڑی (C) تاریخی (B) حسین ترین

14۔ جب تحریر میں غصہ، حقارت، تعجب، تمنا وغیرہ کے جذبات کو ظاہر کرنا مقصود ہو تو علامت۔۔۔۔۔استعمال کی جاتی ہے: 09810048

(A) فجائیہ (B) ختمہ (C) سوالیہ (B) تفصیلہ

15۔ کس کا قول من وعن نقل کرنے کے لیے قول کے شروع اور آخر میں جو علامت استعمال ہوتی ہے اسے۔۔۔۔کہتے ہیں۔ 09810049

(A) قوسین (B) واوین (C) خط (B) لکیر

16۔ ۔۔۔۔۔علامت کو انگریزی میں بریکٹس کہا جاتا ہے: 09810050

(A) واوین (B) فجائیہ (C) قوسین (B) ندائیہ

جوابات

نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب
1	A	2	A	3	B	4	C	5	D
6	C	7	A	8	B	9	B	10	A
11	D	12	C	13	D	14	A	15	B
16	C								

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE